سوال

(222) امانت کو اپنی ذاتی ضروریات کے لیے استعمال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ اہل خیر نے اعتماد کرتے ہوئے ایک ہائی سکول کی عمارت کی تعمیر کے لیے جمع کیے گئے عطیات کا مجھے خزانچی بنا دیا سکول کی عمارت کا کام جاری تھا کہ اپنے ذاتی گھر کی تعمیر کے لیے مجھے اس رقم کے استعمال کرنے کی ضرورت پیش آگئی، لیکن مدرسہ کی عمارت کی تکمیل سے قبل ہی میں نے وہ رقم سکول کی کمیٹی کے سپرد کردی اور کہا کہ یہ مال ایک ایسی خاتون کی طرف سے عطیہ ہے، جو اپنا نام ذکر کرنا پسند نہیں کرتی، جب کہ درحقیقت یہ مال میرے پاس امانت تھا اور اسے ادا کرنا میرے ذمہ واجب تھا لیکن شرمندگی کی وجہ سے میں حقیقت کا اظہار نہ کرسکا۔ کیا اس رقم کے استعمال کی وجہ سے مجھے گناہ ہوگا، جب کہ میں نے یہ رقم ادا بھی کردی ہے؟ توبہ کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ راہنمائی فرمائیں۔ یرحمک اللہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس شخص کے پاس کسی بھی سکیم کا کوئی مال بطور امانت رکھا گیا ہو تو اسے اپنے ذاتی استعمال میں لانا جائز نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے یہ واجب ہے کہ اس کی حفاظت کا پورا پورا اہتمام کرے اور اسے صرف اس کے مصرف ہی میں استعمال کرے۔ آپ نے جو جھوٹ بولا اس سے بھی توبہ کریں۔ جو شخص صدق دل سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوبَةً نَصوحًا ﴿٨﴾ ... سورة التحريم

''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔''

اور فرمایا:

وَتوبوا إِلَى اللَّهِ جَميعًا أَيُّهَ المُؤمِنونَ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ﴿٣١﴾ ... سورة النور

''اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔''

سچی توبہ یہ ہوتی ہے کہ سابقہ گناہوں پر ندامت کا اظہار کیا جائے، اللہ تعالیٰ کے خوف و تعظیم کے پیش نظر انہیں ترک کر دیا جائے، عزم صادق کیا جائے کہ آئندہ ان کا ارتکاب نہیں کیا جائے گا اور اگر گناہ کا تعلق لوگوں کے خون، مال اور عزت و آبرو یا دیگر حقوق سے ہو تو انہیں واپس لوٹا یا جائے یا ان سے معاف کروا لیا جائے اور اگر گناہ کا تعلق غیبت وغیرہ سے

ہواور خدشہ ہو کہ اسے بتانے کی صورت میں زیادہ نقصان ہوگا تو پھر ان لوگوں کو نہ بتائے جن کی غیبت کی ہو اور ان کے لیے دعا اور استغفار کرے اور غیبت کے ذریعے سے ان کی جو برائی کی اس کے مقابلے میں ان کی خوبیوں کا تذکرہ کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج4ص176

محدث فتویٰ